۷۔ موریہ عہد کا بھارت

۱ء۷ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

۲ء۷ موریہ مملکت

کیا آپ جانتے ہیں؟

چھٹی صدی ق۔م میں ایران میں سائرس نامی بادشاہ نے ایک بڑی سلطنت قائم کی تھی۔ یہ سلطنت شمال مغربی بھارت سے روم تک اور افریقہ میں مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ تقریباً ۵۱۸ ق۔م میں داریوش (Darius - دارا) نامی ایرانی شہنشاہ نے بھارت کے شمال مغربی علاقے اور پنجاب تک کا کچھ حصہ فتح کرلیا تھا۔ دارا نے اس علاقے کے کچھ سپاہی اپنی فوج میں شامل کرلیے تھے۔ یونانی مؤرّخین کی تحریروں سے ان کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ شہنشاہ دارا کے عہد میں بھارت اور ایران کے درمیان سیاسی تعلقات قائم ہوئے۔ اس بنا پر تجارت اور فنونِ لطیفہ کے لین دین میں اضافہ ہوا۔ شہنشاہ دارا نے اپنی سلطنت میں ہر طرف 'دارِک' نامی ایک ہی قسم کے سکّے جاری کیے جن کی وجہ سے تجارت میں آسانی پیدا ہوگئی۔ شہنشاہ دارا کے عہد میں راجدھانی کے شہر 'پرسی پولس' کی تعمیر کی گئی۔ یہ مقام ایران میں ہے۔

دارک

۱ء۷ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

یونانی شہنشاہ الیگزینڈر عرف سکندر نے ۳۲۶ ق۔م میں بھارت کے شمال مغربی علاقے پر حملہ کیا۔ دریائے سندھ عبور

شہنشاہ سکندر

کر کے وہ تکشیلا پہنچا۔ اس راستے پر بعض مقامی راجاؤں نے اس سے سخت مقابلہ کیا۔ اس کے باوجود سکندر پنجاب تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا لیکن اس مہم کے دوران سکندر کے سپاہیوں کو طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اپنے وطن لوٹنے کے لیے بے چین ہوگئے تھے۔ انھوں نے سکندر کے خلاف بغاوت کردی۔ سکندر کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ بھارت میں فتح کیے ہوئے علاقوں کے انتظام کے لیے اس نے یونانی افسران کا تقرر کیا اور انھیں 'سترپ' کا لقب دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن لوٹنے لگا۔ راستے میں بابل کے مقام پر ۳۲۳ ق۔م میں اس کا انتقال ہوگیا۔ یہ مقام موجودہ عراق میں ہے۔

سکندر کی آمد کی وجہ سے بھارت اور مغربی ممالک کے درمیان تجارت بڑھی۔ سکندر کے ساتھ مؤرّخین تھے۔ اُنھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے مغربی ممالک سے بھارت کو متعارف کرایا۔ یونانی مجسمہ سازی کا بھارت کے طرزِ فن پر اثر پڑا۔ اس سے قندھار (گاندھار) نامی طرزِ فن وجود میں آیا۔ یونانی بادشاہوں کے سکّے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔ سکّوں کی ایک جانب بادشاہ کی اور دوسری جانب کسی یونانی دیوتا کی تصویر ہوتی تھی۔ سکّے پر اُس بادشاہ کا نام ہوتا۔ سکندر کے سکّے بھی اسی قسم

سکندر کے چاندی کے سکّے کے دونوں رُخ

کے تھے۔ بعد کے زمانے میں بھارت کے راجاؤں نے بھی اسی طرز کے سکّے ڈھلوانے کا آغاز کیا۔

۲ء۷ موریہ مملکت

چندر گپت موریہ : چندر گپت موریہ نے موریہ مملکت کی بنیاد ڈالی۔ مگدھ کے نند راجا دھنانند کی ظالم حکومت سے لوگ بیزار تھے۔ ۳۲۵ ق۔م میں چندر گپت موریہ نے اسے شکست دی اور مگدھ پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ اس نے اَونتی اور سوراشٹر کو فتح کر کے اپنی سلطنت کو وسعت دینے کا آغاز کیا۔ سکندر نے جن افسران کا تقرر کیا تھا ان میں سکندر کی موت کے بعد اقتدار کے لیے لڑائیاں شروع ہوگئیں۔ سیلیوکس نکیٹر سکندر کا سپہ سالار تھا۔ سکندر کی موت کے بعد وہ بابل کا حکمراں بن بیٹھا۔ اس نے شمال مغربی بھارت اور پنجاب پر حملہ کیا۔ چندر گپت موریہ نے اس کے حملے کا کامیابی کے ساتھ جواب دیا۔ سیلیوکس نکیٹر کو شکست دینے کی وجہ سے افغانستان کے علاقے کابل، قندھار، ہرات اس کی مملکت میں شامل ہوگئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنسکرت کے ڈراما نگار وشاکھادت نے 'مدراراکشس' نامی ڈراما لکھا۔ اس ڈرامے میں اس نے یہ کہانی بیان کی کہ چندر گپت موریہ نے کس طرح دھنانند کا خاتمہ کر کے اپنا آزاد اقتدار قائم کیا۔ اس کہانی میں آریہ چانکیہ یا کوٹلیہ کے کردار کو خاص اہمیت دی ہے۔

سیلوکس نکیٹر کا سفیر میگس تھنیز چندر گپت موریہ کے دربار میں تھا۔ اس کی کتاب 'اِنڈیکا' کے مذکورات موریہ عہد کے بھارت کے مطالعہ کا اہم ذریعہ ہیں۔

سمراٹ چندر گپت موریہ نے ریاست گجرات میں جوناگڑھ کے قریب 'سدرشن' نامی بند تعمیر کیا تھا جس کے بارے میں ایک کتبے پر عبارت کندہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جین روایت کے مطابق یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ چندر گپت موریہ نے جین مذہب قبول کیا تھا۔ عمر کے آخری دنوں میں اس نے تخت و تاج کو ترک کردیا۔ اس نے باقی زندگی کرناٹک کے 'شرون بیل گول' کے مقام پر بسر کی۔ وہیں اس کا انتقال ہوگیا۔

سمراٹ اشوک : چندر گپت کے تخت و تاج چھوڑنے کے بعد اس کا بیٹا بندوسار مگدھ کا راجا بنا۔ بندوسار کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اشوک نے ۲۷۳ ق۔م میں اقتدار سنبھالا۔ تخت نشین ہونے سے پہلے اُسے تکشیلا اور اُجین کا گورنر بنایا گیا تھا۔ گورنر کے عہدے پر رہتے ہوئے اس نے تکشیلا میں اُٹھنے والی بغاوت کو بڑی کامیابی کے ساتھ کچل دیا۔ مگدھ کا سمراٹ بننے کے بعد اس نے کلنگ پر چڑھائی کی۔ کلنگ حکومت کا علاقہ آج کی ریاست اوڈیشا میں واقع تھا۔ سمراٹ اشوک نے کلنگ پر فتح حاصل کی۔

شمال مغرب میں افغانستان اور شمال میں نیپال، جنوب میں کرناٹک اور آندھرا پردیش تک، اسی طرح مشرق میں بنگال سے مغرب میں سوراشٹر تک سمراٹ اشوک کی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔

کلنگ کی لڑائی : کلنگ کی لڑائی میں ہونے والے خون خرابے کو دیکھ کر اشوک نے دوبارہ کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سچائی، عدم تشدد (اہنسا)، رحم دلی و ہمدردی اور معافی کا رجحان جیسی خوبیاں اس کی نظر میں اہم تھیں۔ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اس نے جگہ جگہ کتبے اور ستون کندہ کروائے۔ یہ

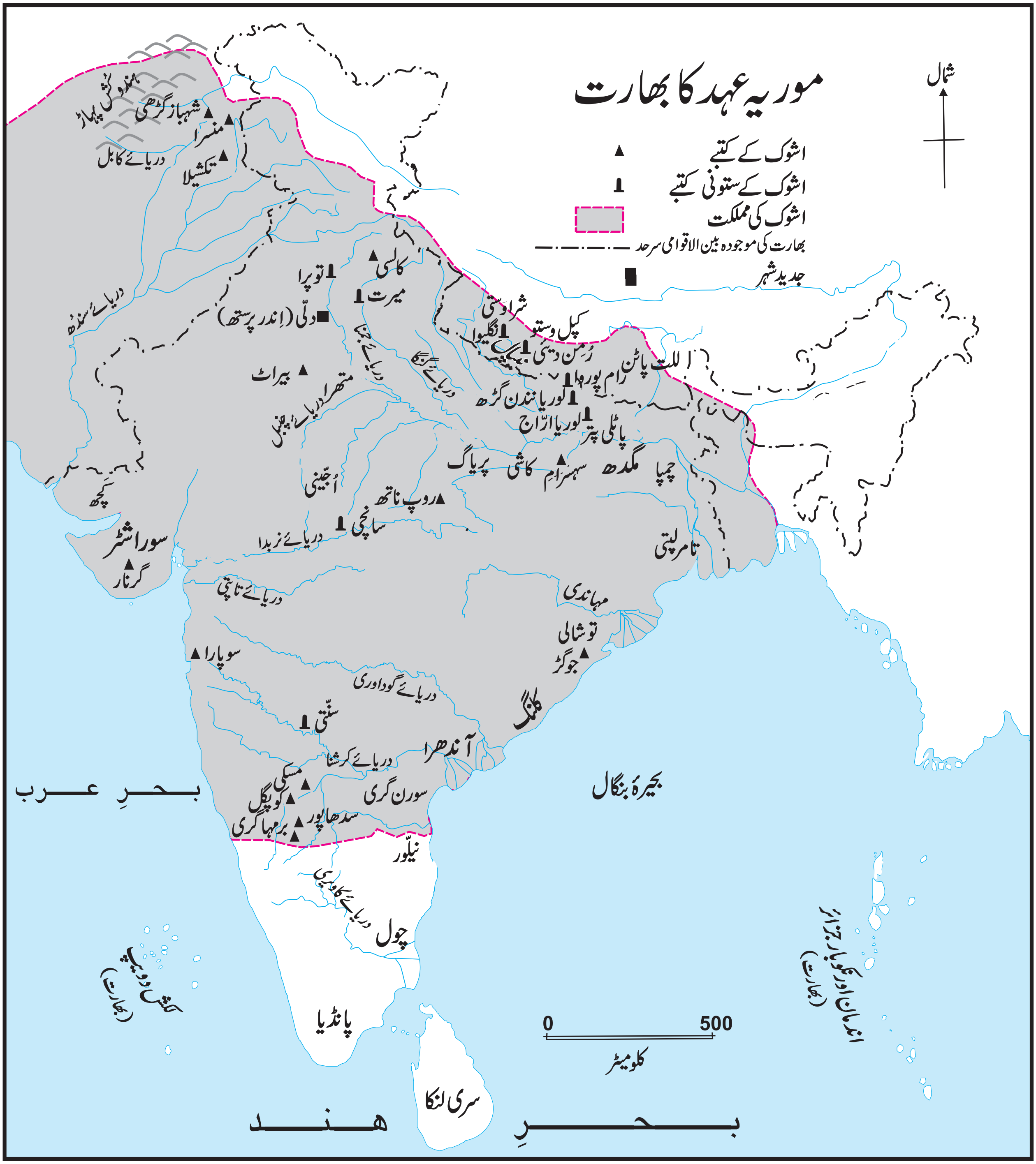

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

بھارت کے نقشے کے خاکے میں سمراٹ اشوک کے کتبے اور ستونی کتبے ظاہر کرنے والے مقامات کی نشاندہی کیجیے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

سمراٹ اشوک کا پیغام

- والدین کی خدمت کرنا بہتر عمل ہے۔
- جو فتح محبت کا جذبہ پروان چڑھائے وہی اصل فتح ہے۔

تحریریں براہمی رسم الخط میں ہیں۔ ان تحریروں میں اس نے خود کا ذکر 'دیوانم پیو پیدسی' (خدا کا چہیتا پریہ درشی) کے طور پر کیا ہے۔ رسمِ تاجپوشی ہونے کے آٹھ برسوں بعد اس نے کلنگ پر فتح حاصل کی تھی اور وہاں کی تباہی و بربادی دیکھ کر اس کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ اس بات کا ذکر اس کی ایک تحریر میں ہے۔

دلّی - ٹوپڑا کے مقام پر سمراٹ اشوک کے ایک کتبے میں چمگاڈروں، بندروں، گینڈوں وغیرہ کا شکار کرنے اور جنگل میں آگ لگانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

سمراٹ اشوک

مذہب کی اشاعت کے لیے اشوک کے اقدامات :

اشوک نے بذاتِ خود بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے پاٹلی پتر میں بدھ مذہب کی تیسری کانفرنس منعقد کروائی تھی۔ بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اس نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا بھیجا۔ جنوب مشرقی ایشیا اور وسطی ایشیا کے ممالک میں بھی اس نے مذہب کی تبلیغ کے لیے بدھ بھکشو روانہ کیے تھے۔ اس نے کئی استوپ اور خانقاہیں تعمیر کروائیں۔

اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے کام : اشوک نے رعایا کی بھلائی اور خوش حالی کے کاموں پر بڑی توجہ دی، مثلاً انسانوں اور جانوروں کو مفت طبّی امداد فراہم کرنے کی سہولتیں مہیّا کیں، کئی سڑکیں بنوائیں، سایہ کے لیے راستے کے دونوں جانب درخت لگوائے، سرائے بنوائیں، کنویں کھدوائے۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

آپ کے اطراف میں کون سی تنظیمیں عوامی فلاح کے کون سے کام انجام دیتی ہیں، اس کی روداد تیار کیجیے۔

موریہ عہد کا انتظامِ حکومت : موریہ مملکت کی راجدھانی پاٹلی پتر تھی۔ اُمورِ حکومت کی سہولت کے لیے مملکت کو چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصّے کی الگ راجدھانی تھی۔

۱۔ مشرقی حصہ - توشالی (اوڈیشا)

۲۔ مغربی حصہ - اُجّینی (مدھیہ پردیش)

۳۔ جنوبی حصہ - سُورن گری (کرناٹک میں کنک گری)

۴۔ شمالی حصہ - تکشیلا (پاکستان)

اُمورِ حکومت میں راجا کو مشورے دینے کے لیے مجلسِ وزرا ہوا کرتی تھی۔ مختلف سطحوں پر کام کرنے والے کئی افسران تھے۔ ان سب کی نگرانی کرنے کے لیے اور دشمن کی حرکات وسکنات پر نظر رکھنے کے لیے فعال جاسوسی کا محکمہ تھا۔

موریہ عہد کی عوامی زندگی : موریہ عہد میں زرعی پیداوار کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ زراعت کے ساتھ ساتھ تجارت اور دیگر صنعتوں نے بھی خوب ترقی کی تھی۔ ہاتھی دانت پر نقاشی کا کام، پارچہ بافی، رنگریزی، دھاتوں کے کام جیسے کئی پیشے تھے۔ سیاہ رنگ کی چمکدار مٹّی کے برتن بنائے جاتے تھے۔ جہاز سازی بھی بڑے پیمانے پر کی جاتی تھی۔ دھاتوں کے کام میں دوسری دھاتوں کے ساتھ ساتھ لوہے کی چیزیں بنانے کی تکنیک نے بھی کافی ترقّی کر لی تھی۔

شہروں اور دیہاتوں میں جشن اور تقریبات منعقد کی جاتی تھیں۔ لوگوں کی تفریح کے لیے رقص اور نغمہ سرائی کے پروگرام ہوتے۔ کُشتی کے کھیل اور رتھ کی دوڑ مقبولِ عام تھیں۔ چوسر (پانسوں) کا کھیل اور شطرنج لوگ بڑے شوق سے کھیلتے تھے۔ شطرنج کو 'اشٹ پد' کہا جاتا تھا۔

ستون کا اوپری سرا

موریہ عہد کا فن اور ادب : سمراٹ اشوک کے عہد میں سنگ تراشی کے فن کو عروج حاصل ہوا۔ اشوک کے بنوائے ہوئے ستون بھارتی سنگ تراشی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ اس نے جو ستون بنوائے ان پر شیر، ہاتھی اور بیل جیسے جانوروں کے بہت ہی عمدہ مجسّمے ہیں۔ سارناتھ کے ستون پر جو چکر ہے وہ بھارت کے پرچم پر نظر آتا ہے۔ اس ستون پر چاروں طرف شیر ہیں۔ سامنے سے دیکھنے پر ان میں سے صرف تین ہی نظر آتے ہیں۔ یہ بھارت کا قومی نشان شاہی مہر (راج مدرا) ہے۔ اس کے زمانے میں کھودی گئی برابار ٹیکریوں پر جو گپھائیں ہیں وہ بے حد مشہور ہیں۔ یہ گپھائیں بہار میں ہیں۔ بھارت میں جو گپھائیں ہیں ان میں یہ گپھائیں قدیم ترین ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سارناتھ میں واقع اشوک کے ستون (لاٹ) کو سامنے رکھ کر بھارت کی شاہی مہر بنائی گئی ہے۔ سارناتھ کے بنیادی ستون پر چار شیر ہیں۔ ہر شیر کی مورتی کے نیچے آڑی پٹّی پر چکر ہے۔ ان میں سے ہمیں ایک ہی چکر مکمّل طور پر دِکھائی دیتا ہے۔ چکر کے ایک جانب گھوڑا اور دوسری جانب بیل (سانڈ) ہے۔ شاہی مہر کا جو پہلو نظر نہیں آتا اُس پہلو پر اسی طرح ہاتھی اور شیر بنے ہوئے ہیں۔

سمراٹ اشوک کے انتقال کے بعد موریہ مملکت کا زوال شروع ہوگیا۔ موریہ عہد کے بعد بھارت میں کئی حکومتیں وجود میں آئیں۔ کچھ مملکتیں بھی اُبھریں۔ موریہ مملکت قدیم بھارت کی سب سے بڑی مملکت تھی۔

موریہ عہد کے بعد رونما ہونے والے سیاسی اور تہذیبی انقلابات کے بارے میں ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

برابار کی گپھائیں

مشق

(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ ستر پوں میں لڑائیاں کیوں شروع ہوئیں؟

۲۔ بدھ مذہب کی تبلیغ واشاعت کے لیے سمراٹ اشوک نے کسے سری لنکا بھیجا؟

۳۔ موریہ عہد میں کون سے پیشے تھے؟

۴۔ سمراٹ اشوک کے تعمیر کیے ہوئے ستون پر کن جانوروں کے مجسّمے ہیں؟

(۲) بتایئے تو بھلا:

۱۔ ستر پ

۲۔ سدرشن

۳۔ 'دیوانم پیو پیدسی'

۴۔ اشٹ پد

(۳) یادداشت کے سہارے لکھیے:

۱۔ چندر گپت موریہ کی مملکت کی وسعت

۲۔ سمراٹ اشوک کی مملکت کی وسعت

(۴) جوڑیاں لگایئے:

ستون 'الف'	ستون 'ب'
۱۔ شہنشاہ الیگزینڈر	(الف) سیلیوکس نکیٹر کا سفیر
۲۔ میگس تھنیز	(ب) یونان کا شہنشاہ
۳۔ سمراٹ اشوک	(ج) روم کا شہنشاہ
	(د) مگدھ کا سمراٹ

(۵) آپ کا کیا خیال ہے؟

۱۔ سکندر کو آخر کار پیچھے ہٹنا پڑا۔

۲۔ یونانی بادشاہوں کے سکّے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔

۳۔ سمراٹ اشوک نے کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۶) اپنے لفظوں میں بیان کیجیے:

۱۔ سمراٹ اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے کام۔

۲۔ موریہ عہد میں تفریح اور کھیل کود کے ذرائع۔

(۷) آج ہیون سانگ جیسے غیر ملکی سیّاح سے آپ کی ملاقات ہوجائے تو آپ کیا کریں گے؟

سرگرمی:

۱۔ آپ کے اطراف میں عوامی نمائندوں کے کیے ہوئے عوامی فلاح کے کاموں کی معلومات حاصل کر کے تفصیل سے لکھیے۔

۲۔ سمراٹ اشوک کی زندگی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے اسے ڈرامے کی شکل میں اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

***

5VDL53